علم اور جہل

مولانا مناظر احسن گیلانی پروفیسر جامعہ عثمانیہ

یا تو علم صحیح ہے یا جہل لیکن جہل یقیناً صحیح نہیں ہو سکتا اس لئے علم ہی صحیح ہے۔
علم قرآن کا نام ہے اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ جہل ہے اب تم ان دونوں میں سے جسکو چاہو اختیار کرلو۔

کائنات کے پیچ در پیچ اور باریک سے باریک قوانین کو کون سمجھ سکتا ہے۔ اور پھر اگر قرآن کو تم نے چھوڑ رکھا ہے تو تم سے زیادہ تاریکی میں کون ہے ——— کوئی نہیں

یاد رکھو کہ "ایک یا پھر ہر ایک" سے تمہارا سابقہ ضروری ہے مگر ہر ایک کو تم پکڑ بھی نہیں سکتے کیونکہ یہ لاتعداد اور لاانتہا کا احاطہ ناممکن ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ ایک کو پکڑو اور وہ ایک ہی ایسا ہے جس کے پکڑنے سے سب گرفت میں آجاتے ہیں۔

خیال کرنے کی بات ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو کہا جاتا ہے۔ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا آخَرَ فَتَکُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِیْنَ تو پھر اس ایک کو چھوڑ کر دوسروں کا کہاں ٹھکانا ہے۔

تمہارے ہر کام میں علم اور جہل پنہاں ہے پس اگر تم کو کوئی کام کرنا ہے تو قرآن کی خدمت کرو جو مومن ہو چکا ہے اسپر قرآن کو لازم کردو اور جو مومن نہیں ہوا ہے اس کو مومن بناؤ۔

تم کو اگر گورنمنٹ سے لڑنا ہے تو قرآن مجید کی تعلیم کیلئے لڑنا چاہئے اور کہنا چاہئے کہ کالج و اسکول کے ذریعہ سے جہاں جہل کی چیزیں لازمی ہیں وہاں ایک علم کی چیز قرآن کی تعلیم بھی لازمی کرو۔

اور اگر ان میں سے کوئی مسلمانی کا دعویٰ کرتا ہے تو اس سے کہو کہ قرآن کی تعلیم سے بے اعتنائی برتنا کسی طرح روا نہیں کیونکہ بغیر قرآن کے مسلمان مسلمان نہیں ہو سکتا۔